تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	**405 Code**
Course Name:	**Economics of Pakistan (معاشیات پاکستان)**
Class:	**BA/AD**
Total Credit Hours	**6**
Total Assignments	**4**

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ:ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

Assignment 1

سوال نمبر 1: معاشی ترقی سے کیا مراد ہے؟ نیز ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں موجود فرق واضح کرنے کے لیے ان کی خصوصیات بیان کیجئے۔

معاشی ترقی (Economic Development) کا مفہوم اور تعریف

معاشی ترقی محض معاشی نمو (Economic Growth) یا قومی آمدنی میں اضافے کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ ایک کثیر الجہتی عمل ہے جس میں ملک کی حقیقی فی کس آمدنی میں طویل مدتی اضافے کے ساتھ ساتھ سماجی، ادارہ جاتی اور تکنیکی ڈھانچے میں مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ معاشی ترقی کا بنیادی مقصد غربت کا خاتمہ، بے روزگاری میں کمی، دولت کی منصفانہ تقسیم، اور عوام کے معیارِ زندگی کو بلند کرنا ہے۔

مختلف ماہرینِ معاشیات کے نزدیک معاشی ترقی کی تعریف درج ذیل ہے:

1. **پروفیسر مائیکل ٹوڈارو (Michael Todaro):** "معاشی ترقی ایک کثیر الجہتی عمل ہے جس میں سماجی ڈھانچے، عوامی رویوں اور قومی اداروں میں بڑی تبدیلیاں شامل ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ معاشی نمو میں تیزی، نابرابری میں کمی اور غربت کا خاتمہ بھی اس کا لازمی حصہ ہے۔"
2. **پروفیسر میئر اور بالڈون (Meier & Baldwin):** "معاشی ترقی ایک ایسا عمل ہے جس کے تحت کسی معیشت کی حقیقی قومی آمدنی میں طویل عرصے تک اضافہ ہوتا ہے۔"

بنابریں، معاشی ترقی کا تعلق صرف کارخانوں اور سڑکوں کی تعمیر سے نہیں بلکہ انسانی سرمائے کی ترقی (تعلیم و صحت) اور معاشرتی فلاح سے ہے۔

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کی خصوصیات اور ان میں فرق

دنیا کے ممالک کو ان کی معاشی حالت، صنعتی پختگی اور عوام کے معیارِ زندگی کی بنیاد پر دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: ترقی یافتہ ممالک (Developed Countries) اور ترقی پذیر ممالک (Developing Countries)۔ ان دونوں میں فرق کو سمجھنے کے لیے ان کی انفرادی خصوصیات کا مطالعہ ضروری ہے۔

1۔ ترقی یافتہ ممالک کی خصوصیات

ترقی یافتہ ممالک (جیسے امریکہ، جرمنی، جاپان اور برطانیہ) وہ ہیں جنہوں نے سائنس، ٹیکنالوجی اور پیداواری وسائل کا بھرپور استعمال کرکے اعلیٰ معاشی استحکام حاصل کر لیا ہے۔ ان کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

- **اعلیٰ فی کس آمدنی (High Per Capita Income):** ان ممالک میں جدید صنعتی ڈھانچے کی بدولت عوام کی فی کس آمدنی بہت زیادہ ہوتی ہے، جس سے ان کا معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے۔
- **جدید اور مستحکم صنعتی سیکٹر:** ان کی معیشت کا زیادہ تر انحصار زراعت کے بجائے صنعت و حرفت، جدید ٹیکنالوجی، اور خدمات (Services Sector) پر ہوتا ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

- **اعلیٰ درجے کا انسانی سرمایہ:** ان ممالک میں شرحِ خواندگی تقریباً 100 فیصد ہوتی ہے۔ صحت کی بہترین سہولیات کی وجہ سے اوسط عمر زیادہ ہوتی ہے اور افرادی قوت انتہائی ہنر مند ہوتی ہے۔
- **بچت اور سرمایہ کاری کی اعلیٰ شرح:** آمدنی زیادہ ہونے کی وجہ سے ان ممالک میں بچتیں زیادہ ہوتی ہیں، جو دوبارہ جدید تحقیق اور ترقی (R&D) میں سرمایہ کاری کی شکل اختیار کرتی ہیں۔
- **جدید انفراسٹرکچر:** نقل و حمل، مواصلات، بجلی اور پانی کا نظام انتہائی جدید اور بلا تعطل ہوتا ہے جو معاشی سرگرمیوں کو تیز رکھتا ہے۔

2۔ ترقی پذیر ممالک کی خصوصیات

ترقی پذیر ممالک (جیسے پاکستان، بنگلہ دیش اور کینیا) وہ ہیں جو ابھی ترقی کی راہ پر گامزن ہیں اور اپنے وسائل کا مکمل استعمال کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- **کم فی کس آمدنی اور غربت:** ان ممالک میں پیداواری صلاحیت کم ہونے کی وجہ سے فی کس آمدنی کم ہوتی ہے اور آبادی کا ایک بڑا حصہ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہوتا ہے۔
- **زراعت پر ضرورت سے زیادہ انحصار:** ان ممالک کی معیشت کا ڈھانچہ پسماندہ ہوتا ہے اور آبادی کا 40 سے 60 فیصد حصہ روزگار کے لیے زراعت سے وابستہ ہوتا ہے، جو کہ خود جدید مشینری سے محروم ہوتی ہے۔
- **آبادی میں تیز رفتار اضافہ:** ان ممالک میں شرحِ پیدائش زیادہ ہوتی ہے، جس کی وجہ سے معاشی ترقی کے ثمرات بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات (خوراک، تعلیم، صحت) پورا کرنے میں ہی ضائع ہو جاتے ہیں۔
- **بیروزگاری اور مخفی بیروزگاری:** کارخانوں کی کمی کی وجہ سے بڑے پیمانے پر بیروزگاری پائی جاتی ہے۔ زراعت کے شعبے میں "مخفی بیروزگاری (Disguised Unemployment)" بہت زیادہ ہوتی ہے جہاں ضرورت سے زیادہ لوگ کام کر رہے ہوتے ہیں۔
- **خام مال کی برآمد اور تیار شدہ مال کی درآمد:** یہ ممالک عام طور پر زرعی اجناس اور خام مال سستے داموں برآمد کرتے ہیں اور مہنگی گاڑیاں، مشینری اور ٹیکنالوجی درآمد کرتے ہیں، جس سے ان کا توازنِ تجارت (Balance of Trade) خسارے میں رہتا ہے۔

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کا تقابلی جدول (Table)

معاشی شعبہ / اشاریہ	ترقی یافتہ ممالک	ترقی پذیر ممالک
فی کس آمدنی	انتہائی اعلیٰ اور مستحکم	کم اور غیر مستحکم
معیشت کا بنیادی ستون	صنعت، ٹیکنالوجی اور خدمات کا شعبہ	زراعت اور خام مال کی پیداوار
آبادی کی نمو کی شرح	بہت کم یا منفی	انتہائی تیز اور بے قابو

معاشی شعبہ / اشاریہ	ترقی یافتہ ممالک	ترقی پذیر ممالک
ٹیکنالوجی کا استعمال	جدید ترین اور خودکار مشینری	پرانے اور روایتی طریقے
شرحِ خواندگی و صحت	تقریباً 100٪، بہترین طبی سہولیات	کم شرحِ خواندگی، پسماندہ طبی ڈھانچہ
خارجہ تجارت	قیمتی صنعتی سامان اور سروسز کی برآمد	زرعی خام مال کی برآمد، مشینری کی درآمد
سرمایہ کاری کا حجم	زیادہ بچتوں کی وجہ سے بہت زیادہ	کم آمدنی اور اسراف کی وجہ سے انتہائی کم

سوال نمبر 2: ٹریڈ یونین سے کیا مراد ہے؟ ٹریڈ یونینوں کے کردار پر نوٹ تحریر کریں۔

ٹریڈ یونین (Trade Union) کا مفہوم

ٹریڈ یونین (مزدور انجمن) سے مراد کارخانوں، ملوں، یا کسی بھی تجارتی ادارے میں کام کرنے والے ملازمین یا مزدوروں کی وہ قانونی اور رضاکارانہ تنظیم ہے جو ان کے مشترکہ حقوق کے تحفظ، کام کے حالات کی بہتری، اور اجرتوں میں اضافے کے لیے بنائی جاتی ہے۔ چونکہ ایک اکیلا مزدور سرمایہ دار یا کارخانے کے مالک کے سامنے کمزور ہوتا ہے اور اپنی شرائط پر سودے بازی نہیں کر سکتا، اس لیے مزدور متحد ہو کر "ٹریڈ یونین" بناتے ہیں تاکہ وہ **اجتماعی سودے بازی** (Collective Bargaining) کی طاقت کے ذریعے اپنے مطالبات منوا سکیں۔

ٹریڈ یونینوں کا کردار (Role of Trade Unions)

کسی بھی ملک کی صنعتی ترقی، امن و امان اور معاشی استحکام میں ٹریڈ یونینوں کا کردار انتہائی کلیدی ہوتا ہے۔ اس کردار کو دو بڑے پہلوؤں (مثبت اور منفی) کے تحت سمجھا جا سکتا ہے:

1۔ مثبت و فلاحی کردار (Positive Role)

- **اجرتوں کا تحفظ اور اضافہ:** ٹریڈ یونینز مالکان سے مذاکرات کر کے مہنگائی کے تناسب سے مزدوروں کی کم از کم اجرت مقرر کرواتی ہیں اور ان کے بونس اور دیگر مراعات کا تعین کرتی ہیں۔
- **کام کے اوقات اور ماحول کی بہتری:** یہ یونینز اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ مزدوروں سے قانون کے مطابق روزانہ 8 گھنٹے ہی کام لیا جائے، انہیں ہفتہ وار تعطیل ملے، اور کارخانے کا ماحول صحت بخش اور محفوظ ہو (مثلاً حفاظتی لباس اور اوزار کی فراہمی)۔
- **ملازمت کا تحفظ (Job Security):** مالکان اکثر معمولی غلطیوں پر یا ذاتی پسند ناپسند کی بنیاد پر مزدوروں کو نوکری سے نکال دیتے ہیں۔ ٹریڈ یونینز ایسے فیصلوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتی ہیں اور مزدوروں کو یکطرفہ برطرفی سے بچاتی ہیں۔

- **طبی اور سماجی فلاح و بہبود:** یونینز کارخانوں میں ڈسپنسریوں کا قیام، مزدوروں کے بچوں کے لیے وظائف، اور حادثات کی صورت میں مالی معاوضہ (Social Security) دلوانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
- **مزدوروں کی تربیت اور تعلیم:** اچھی ٹریڈ یونینز مزدوروں کو ان کے حقوق کے ساتھ ساتھ ان کے فرائض سے بھی آگاہ کرتی ہیں اور ان کی فنی مہارت کو بڑھانے کے لیے تربیتی پروگرامز کا انعقاد کرتی ہیں۔

2۔ معاشی اور صنعتی پیداوار میں کردار (سودے بازی کی طاقت)

ٹریڈ یونینز صنعتی امن برقرار رکھنے کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ اگر مالکان مزدوروں کے حقوق غصب نہ کریں تو یونینز انتظامیہ کے ساتھ مل کر پیداوار بڑھانے میں مدد کرتی ہیں۔ وہ مزدوروں اور مالکان کے درمیان ایک مضبوط پل کا کام کرتی ہیں جس سے روزمرہ کے جھگڑے افہام و تفہیم سے حل ہو جاتے ہیں۔

3۔ منفی پہلو اور معاشی نقصانات (اگر یونین کا رخ غلط ہو)

جہاں ٹریڈ یونین کے فائدے ہیں، وہاں بعض اوقات اس کا منفی استعمال معیشت کو نقصان پہنچاتا ہے:

- **ہڑتالیں اور تالہ بندی:** (Strikes) اگر یونین کے رہنما غیر لچکدار رویہ اپنائیں اور معمولی باتوں پر ہڑتال کر دیں، تو کارخانے بند ہو جاتے ہیں۔ اس سے قومی پیداوار رک جاتی ہے اور ملک کو کروڑوں کا نقصان ہوتا ہے۔
- **سیاسی مداخلت:** پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں ٹریڈ یونینز اکثر سیاسی جماعتوں کے ہاتھوں میں کھیلتی ہیں، جس سے ان کا اصل مقصد (مزدور فلاح) پس پشت چلا جاتا ہے اور کارخانوں میں نظم و ضبط تباہ ہو جاتا ہے۔
- **سرمایہ کاری میں کمی:** اگر ٹریڈ یونینز بہت زیادہ جارحانہ ہوں اور ناجائز مطالبات کریں، تو نئے سرمایہ کار ملک میں کارخانے لگانے سے ڈرتے ہیں، جس سے بے روزگاری مزید بڑھتی ہے۔

سوال نمبر 3: معاشی منصوبہ بندی سے کسی معیشت کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کیجئے۔

معاشی منصوبہ بندی (Economic Planning) کا مفہوم

معاشی منصوبہ بندی سے مراد ایک ایسا مرکزی نظام ہے جس کے تحت ملک کی حکومت یا کوئی مرکزی اتھارٹی (جیسے پلاننگ کمیشن) ملک کے دستیاب محدود وسائل (قدرتی، انسانی اور مالی) کا جائزہ لیتی ہے اور ایک مقررہ وقت (مثلاً پانچ سال) کے لیے معاشی و سماجی اہداف طے کرتی ہے، تاکہ ان وسائل کو بہترین طریقے سے استعمال کر کے معاشی عروج حاصل کیا جا سکے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں وسائل کی شدید کمی ہے، وہاں منصوبہ بندی کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

معاشی منصوبہ بندی کے فوائد (Benefits of Economic Planning)

منصوبہ بندی کے بغیر کوئی بھی معیشت بغیر پتوار کی کشتی کی مانند ہوتی ہے۔ معاشی منصوبہ بندی کے اہم فوائد درج ذیل ہیں:

1۔ وسائل کا بہترین اور متوازن استعمال (Optimum Resource Allocation)

کسی بھی معیشت میں وسائل محدود ہوتے ہیں اور ان کے استعمالات لامحدود ہوتے ہیں۔ منصوبہ بندی کے ذریعے حکومت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ کون سے شعبے (مثلاً زراعت یا تعلیم) کو کتنے وسائل دینے کی فوری ضرورت ہے۔ اس سے وسائل کا ضیاع رک جاتا ہے اور وہ فضول کاموں کے بجائے پیداواری کاموں میں استعمال ہوتے ہیں۔

2۔ تیز رفتار معاشی نمو (Rapid Economic Growth)

منصوبہ بندی کے تحت ملک میں زراعت، صنعت اور خدمات کے شعبوں کے لیے سالانہ ترقیاتی اہداف مقرر کیے جاتے ہیں۔ حکومت ان اہداف کو پانے کے لیے خود بھی سرمایہ کاری کرتی ہے اور نجی شعبے کو بھی مراعات دیتی ہے، جس سے مجموعی قومی پیداوار (GDP) میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے۔

3۔ بیروزگاری کا خاتمہ اور روزگار کے مواقع

منصوبہ بندی کے ذریعے نئے صنعتی زونز کا قیام، سڑکوں، ڈیموں اور انفراسٹرکچر کی تعمیر کے منصوبے شروع کیے جاتے ہیں۔ ان بڑے منصوبوں (Development Projects) کی وجہ سے لاکھوں ہنر مند اور غیر ہنر مند افراد کو روزگار ملتا ہے اور ملک میں بیروزگاری کی شرح کم ہوتی ہے۔

4۔ دولت کی منصفانہ تقسیم اور علاقائی توازن

آزاد مارکیٹ میں دولت صرف امیروں کے پاس جمع ہوتی رہتی ہے۔ منصوبہ بندی کے ذریعے حکومت امیروں پر ٹیکس لگا کر پسماندہ علاقوں (جیسے بلوچستان یا دیہی سندھ) میں اسکول، ہسپتال اور کارخانے لگاتی ہے، تاکہ ملک کے تمام علاقوں اور طبقات کو ترقی کے یکساں مواقع مل سکیں۔

5۔ قیمتوں میں استحکام اور افراطِ زر پر قابو

منصوبہ بندی کے تحت ملک میں اشیاء کی طلب اور رسد کا پہلے سے اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اگر کسی چیز کی کمی کا اندیشہ ہو تو اس کی پیداوار بڑھائی جاتی ہے یا اسے بروقت درآمد کیا جاتا ہے، جس سے ملک میں قیمتیں مستحکم رہتی ہیں اور عوام مہنگائی کے طوفان سے بچ جاتے ہیں۔

6۔ توازنِ ادائیگی کی بہتری (Balance of Payments)

منصوبہ بندی کے ذریعے حکومت ملکی برآمدات (Exports) کو بڑھانے کے لیے برآمدی صنعتوں کو ٹیکسوں میں چھوٹ دیتی ہے اور غیر ضروری درآمدات (Imports) پر پابندی لگاتی ہے۔ اس سے ملک کا تجارتی خسارہ کم ہوتا ہے اور غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر محفوظ رہتے ہیں۔

سوال نمبر 4: پاکستان کے پانچ سالہ منصوبوں پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیں۔

پس منظر

پاکستان نے آزادی کے فوراً بعد محسوس کر لیا تھا کہ معاشی بحرانوں سے نکلنے کے لیے طویل مدتی منصوبہ بندی ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے 1953ء میں "پلاننگ بورڈ" (جو بعد میں پلاننگ کمیشن بنا) قائم کیا گیا ۔ پاکستان کی تاریخ میں اب تک کئی پانچ سالہ معاشی منصوبے بنائے جا چکے ہیں، جن میں سے بعض انتہائی کامیاب رہے اور بعض سیاسی عدم استحکام اور جنگوں کی وجہ سے ناکام ہوئے ۔ اہم پانچ سالہ منصوبوں کا تفصیلی جائزہ درج ذیل ہے :

1۔ پہلا پانچ سالہ منصوبہ (1955ء تا 1960ء)

- **اہداف اور ترجیحات :** اس منصوبے کا حجم 1080 کروڑ روپے تھا۔ اس کی بنیادی ترجیحات میں زراعت کی ترقی، بجلی کی پیداوار میں اضافہ اور صنعتی ڈھانچے کی بنیاد رکھنا شامل تھا۔
- **کارکردگی و ناکامی کی وجوہات :** یہ منصوبہ اپنے زیادہ تر اہداف حاصل نہ کر سکا۔ اس دور میں شدید سیاسی عدم استحکام رہا، حکومتیں تیزی سے بدلتی رہیں، اور ملک میں قحط سالی کی وجہ سے زیادہ تر فنڈز خوراک کی درآمد پر خرچ ہو گئے۔ تاہم، اس دوران کچھ صنعتی بنیادیں ضرور قائم ہوئیں۔

2۔ دوسرا پانچ سالہ منصوبہ (1960ء تا 1965ء) — سنہری دور

- **اہداف اور ترجیحات :** یہ منصوبہ صدر ایوب خان کے دور میں شروع ہوا اور اس کا کل حجم 2300 کروڑ روپے تھا۔ اس کا مرکز زراعت میں "سبز انقلاب (Green Revolution) " لانا اور نجی شعبے کی مدد سے تیز رفتار صنعت کاری تھا۔
- **شاندار کامیابی :** یہ پاکستان کی تاریخ کا کامیاب ترین منصوبہ مانا جاتا ہے۔ اس دور میں ملکی جی ڈی پی (GDP) میں سالانہ 6 فیصد سے زیادہ ریکارڈ اضافہ ہوا۔ زراعت میں نئے بیجوں اور ٹیوب ویلوں کا استعمال شروع ہوا، اور منگلا ڈیم جیسے بڑے منصوبوں پر کام کا آغاز ہوا۔ برآمدات میں 7 فیصد سالانہ اضافہ ہوا اور ملک معاشی طور پر مستحکم ہوا۔

3۔ تیسرا پانچ سالہ منصوبہ (1965ء تا 1970ء)

- **اہداف اور ترجیحات :** دوسرے منصوبے کی کامیابی کو دیکھ کر اس کا حجم 5200 کروڑ روپے رکھا گیا، اور بھاری صنعتوں (Heavy Industries) کے قیام کا ہدف طے پایا۔
- **تعطل کی وجوہات :** یہ منصوبہ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے شدید متاثر ہوا۔ دفاعی اخراجات اچانک بڑھ گئے اور امریکہ کی طرف سے امداد بند ہو گئی۔ اس کے بعد ملک میں سیاسی اضطراب اور صدر ایوب کے خلاف تحریک شروع ہونے سے یہ منصوبہ بری طرح ناکام ہو گیا۔

4۔ چوتھا پانچ سالہ منصوبہ (1970ء تا 1975ء) — منسوخی

یہ منصوبہ سقوطِ ڈھاکہ (1971ء) کے عظیم المیے کی وجہ سے نافذ ہی نہ ہو سکا۔ مشرقی پاکستان الگ ہو گیا اور ملک کا پورا معاشی اور جغرافیائی ڈھانچہ بدل گیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے پانچ سالہ منصوبوں کے بجائے "سالانہ ترقیاتی پروگراموں (Annual Development Plans) " کے تحت معیشت کو چلایا اور نجی صنعتوں کو قومیایا (Nationalization)۔

5۔ پانچواں اور چھٹا پانچ سالہ منصوبہ (1978ء تا 1988ء)

- **خصوصیات :** جنرل ضیاء الحق کے دور میں دوبارہ پانچ سالہ منصوبوں کا احیاء کیا گیا۔ پانچویں منصوبے میں زراعت اور دیہی ترقی پر توجہ دی گئی، جبکہ چھٹے منصوبے میں نجی شعبے کو دوبارہ اہمیت دی گئی اور ڈیریگولیشن (Deregulation) کی پالیسی اپنائی گئی۔ افغان جنگ کی وجہ سے ملنے والی بیرونی امداد نے ان منصوبوں کو عارضی معاشی سہارا فراہم کیا۔

6۔ بعد کے منصوبے (ساتواں تا گیارہواں منصوبہ)

1990ء اور 2000ء کی دہائیوں میں سیاسی تبدیلیوں، آئی ایم ایف (IMF) کے پروگراموں اور نجکاری (Privatization) کی پالیسیوں کی وجہ سے پانچ سالہ منصوبوں کی روایتی اہمیت کم ہو گئی، اور معیشت کو قلیل مدتی اصلاحات کے تحت چلایا جانے لگا۔

پانچ سالہ منصوبوں کا خلاصہ جدول (Table)

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

منصوبہ	دورانیہ	بنیادی توجہ کا مرکز	حیثیت/کارکردگی
پہلا منصوبہ	1955-60	زراعت اور بنیادی انفراسٹرکچر	سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے ناکام
دوسرا منصوبہ	1960-65	سبز انقلاب، نجی صنعت کاری	انتہائی کامیاب (معاشی عروج کا دور)
تیسرا منصوبہ	1965-70	بھاری صنعتیں اور دفاع	1965 کی جنگ اور سیاسی انتشار کی نذر
چوتھا منصوبہ	1970-75	علاقائی توازن	سقوطِ ڈھاکہ کی وجہ سے منسوخ ہوا
پانچواں وچھٹا	1978-88	دیہی ترقی اور نجکاری کی شروعات	غیر ملکی امداد کی بدولت جزوی کامیاب

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) پاکستان کی آبادی میں اضافہ کی وجوہات

پاکستان دنیا کا پانچواں گنجان ترین ملک بن چکا ہے۔ آبادی میں یہ تیز رفتار اضافہ ملکی وسائل پر شدید بوجھ ڈال رہا ہے۔ اس اضافے کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

- **شرحِ پیدائش میں اضافہ اور شرحِ اموات میں کمی:** جدید طبی سہولیات کی بدولت وبائی امراض پر قابو پا لیا گیا ہے، جس سے شرحِ اموات (Death Rate) میں نمایاں کمی آئی ہے، لیکن اس کے مقابلے میں شرحِ پیدائش (Birth Rate) اب بھی بہت زیادہ ہے۔
- **کم عمری کی شادیاں:** پاکستان کے دیہی علاقوں میں اب بھی لڑکے اور لڑکیوں کی شادیاں کم عمری میں کر دی جاتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کا پیداواری دورانیہ طویل ہو جاتا ہے اور بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔
- **مذہبی و معاشرتی توہمات:** عوام کی ایک بڑی تعداد خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں کو مذہب کے خلاف سمجھتی ہے۔ بچوں کو اللہ کی دین سمجھ کر ان کی تعداد کو محدود کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔
- **بیٹے کی خواہش:** پاکستانی معاشرے میں نسل چلانے اور بڑھاپے کا سہارا بننے کے لیے بیٹے کی پیدائش کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اکثر بیٹا پیدا ہونے کی چاہ میں بچوں کی لائن لگ جاتی ہے۔
- **شرحِ خواندگی کی کمی:** تعلیم کی کمی کی وجہ سے عوام بڑھتی ہوئی آبادی کے معاشی نقصانات سے ناواقف ہیں اور وہ بڑے خاندان کے بوجھ کو نہیں سمجھتے۔

(ب) خاندانی منصوبہ بندی کے خلاف دلائل

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

پاکستان میں خاندانی منصوبہ بندی (Family Planning) کے پروگراموں کو ہمیشہ شدید مزاحمت کا سامنا رہا ہے۔ اس کے خلاف معاشرے کی طرف سے دیے جانے والے بڑے دلائل درج ذیل ہیں:

- **مذہبی دلائل:** سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی"۔ مخالفین خاندانی منصوبہ بندی کو رزق کے خدشے کی بنا پر اولاد کو روکنے کے مترادف سمجھتے ہیں اور اسے گناہ قرار دیتے ہیں۔
- **انسانی افرادی قوت کا ضیاع:** ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ انسان صرف ایک منہ لے کر پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ کام کرنے کے لیے دو ہاتھ بھی لے کر آتا ہے۔ اگر آبادی زیادہ ہوگی تو ملک کو بڑی افرادی قوت (Labor Force) ملے گی جو ملک کی پیداوار بڑھا سکتی ہے، جیسے چین نے اپنی آبادی کو طاقت بنایا۔
- **اخلاقی و تہذیبی اثرات:** ناقدین کا کہنا ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کی مہمات اور اشتہارات معاشرے میں بے حیائی اور مغربی تہذیب کو فروغ دیتے ہیں، جو کہ اسلامی خاندانی نظام کی اخلاقی اقدار کے خلاف ہے۔
- **قدرتی توازن میں مداخلت:** روایتی سوچ کے مطابق، پیدائش اور موت کا ایک قدرتی نظام ہے جس میں انسان کو مصنوعی طریقوں سے مداخلت نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ قدرت خود وسائل اور آبادی میں توازن پیدا کرتی ہے۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔